نسئ: عربِ جاہلیہ کا ایک طریقہ

نگار سجاد ظہیر ☆

بعثتِ نبوی کے ساتھ جب قرآنی تعلیمات کا نزول شروع ہوا تو عربِ جاہلیہ کے طور طریقوں، عادات و رسوم اور رواج و دستور کے حوالے سے قرآن نے ان کے بعض رواجوں کو جاری رہنے دیا، بعض کو یکسر موقوف کر دیا اور بعض میں اصلاح و ترمیم کی گنجائش پیدا کی۔عربِ جاہلیہ میں حرمت والے مہینوں کو مؤخر کرنے کا طریقہ، وہ رواج تھا جسے قرآن نے یکسر مسترد کر دیا اور اُسے کفر کے مترادف قرار دیا۔

اَلـنَّسِیْءُ کے معنی ماہ حرام کو حلال اور اس کی جگہ ماہِ حلال کو حرام قرار دینا کے ہیں۔[۱] نَسَا وقت کو مؤخر کر دینا یا وقت میں تاخیر کر دینا کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً نَسأَ اللہُ أجلکَ یعنی اللہ تیری موت کو مؤخر کر دے، یعنی تیری زندگی دراز کر دے۔[۲]

عربِ جاہلیہ کا دستور تھا کہ سال کے چار مہینے امن و آشتی سے رہتے تھے۔ یہ رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم کے مہینے تھے۔ان مہینوں میں جنگ موقوف رہتی، لوگ امن و امان کے ساتھ آمد و رفت رکھتے۔ نہ کوئی شخص یا قبیلہ کسی کو لوٹتا نہ شب خون مارتا لیکن چونکہ جنگ و جدل سے حاصل ہونے والے مالِ غنیمت پر ان کی معاشی زندگی کا خاصا دار و مدار تھا نیز لوٹ مار بھی اُن کی معاشی مجبوری تھی، لہٰذا چار ماہ ہر قسم کے جنگ و جدل اور لوٹ مار سے دست کش رہنا ان کو خاصا بھاری پڑتا تھا۔رجب کا مہینہ چونکہ تنہا آتا تھا لہٰذا اس ایک ماہ تو وہ بغیر لڑے بھڑے کسی نہ کسی طرح گذار لیتے تھے۔لیکن ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم کے تین مسلسل مہینوں میں پُر امن رہنا، نہ کسی کو لوٹ سکنا، نہ جنگ کر سکنا ان کے معاشی مفادات کے خلاف تھا۔اس کا حل انہوں نے یہ نکالا کہ حج کے بعد محرم الحرام کو حلال کر کے صفر کو اس کی جگہ حرام قرار دے دیتے۔

یوں زمانۂ جاہلیت میں مشرکینِ مکہ اپنی خواہشات کی تکمیل، اور ذاتی مفاد کی خاطر محرم الحرام کی حرمت کو ختم کر کے اس

☆ پروفیسر (ر) ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر، سابق صدر شعبہ اسلامی تاریخ، کراچی یونیورسٹی، کراچی۔

ماہ کو حلال قرار دیتے اور صفر کو حرام ٹھہرا کر ماہِ محرم کی حرمت ماہِ صفر کی طرف منتقل کر دیتے اور بشرطِ ضرورت صفر کو بھی حلال قرار دے کر ربیع الاوّل کو حرام مشہور کر دیتے اور اس سلسلے کو بڑھاتے بڑھاتے بعض اوقات سال کے آخر تک لے جاتے۔ عربِ جاہلیہ میں ایسا بھی ہوتا کہ مہینوں کی تعداد بڑھا کر سال کے چودہ مہینے بنا دیتے۔۳

عربوں میں نسیٔ کا طریقہ کب سے شروع ہوا؟ اس کے بارے میں قطعیت سے تو شاید کچھ نہ کہا جا سکے تاہم الروض الانف میں درج ایک شعر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مَعد۴ کے زمانے میں بھی نسیٔ ہوتی تھی۔ یہ طریقہ بنو کنانہ نے شروع کیا اور اسے اپنے لیے موجب فخر قرار دیا۔ ان باتوں کا اندازہ ان اشعار سے ہوتا ہے جو بنو فراس بن غَنم بن ثعلبہ بن مالک بن کنانہ کے ایک شخص عمیر بن قیس، جِذل الطّعان۵ نے کہے۔

لقد علمت معد ان قومی — کرام الناس ان لهم کراماً
فای الناس فاتونا بوِتر — و ای الناس لم نُعلِک لجاما
السناء الناسئین علی معد — شهور الحل نجعلها حراما

[میں یہ جانتا ہوں کہ میری قوم میں سب سے زیادہ کریم النفس مَعدّ تھا...

کیا ہم وہ لوگ نہیں ہیں جو مَعد کے زمانے میں نساۃ کرتے تھے، ہم حلال مہینوں کو حرام کر دیتے تھے۔]۶

عرب میں نسیٔ کے دو طریقے رائج تھے۔ ان میں سے ایک طریقہ جس کا ذکر ابن اسحاق نے بھی کیا ہے یہ تھا کہ وہ محرم کو حلال اور اس کے بدلے صفر کو حرام قرار دیتے۔ یوں وہ جنگ و جدل، غارت گری اور خون کے انتقام لینے کا راستہ نکال لیتے تھے۔

دوسری صورت یہ تھی کہ قمری سال کو شمسی سال کے مطابق کرنے کے لیے وہ ہر سال حج کو گیارہ دن یا اُس سے کچھ زیادہ آگے بڑھا دیتے، تا کہ حج ہمیشہ ایک ہی موسم میں آتا رہے اور وہ ان زحمتوں سے بچ جائیں جو قمری حساب کے مطابق مختلف موسموں میں حج کے گردش کرتے رہنے سے پیش آتی ہیں۔ اس طرح ۳۳ سال تک حج اپنے اصلی وقت کے خلاف، دوسری تاریخوں میں ہوتا رہتا تھا اور صرف ۳۴ ویں سال ایک مرتبہ اصل ذی الحجہ کی ۹-۱۰ تاریخ کو ادا ہوتا تھا۔ یہی وہ بات ہے جو حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں فرمائی تھی کہ

اِن الزمانَ قَدِ استدار کهیئة یوم خَلقَ اللهُ السمواتِ و الارض ۷

[یعنی، اس سال حج کا وقت گردش کرتا ہوا ٹھیک اپنی اس تاریخ پر آ گیا ہے جو قدرتی حساب سے اس کی اصل تاریخ ہے۔]

اسی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا ''سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں، ان میں سے تین تو مسلسل ہیں، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ اور مضر کا مہینہ رجب۸ جو جمادی (الثانی) اور شعبان کے درمیان ہے۔۹

قرآن نے نہ صرف نسیٔ کو ممنوع قرار دیا بلکہ اسے کفر کے مترادف قرار دیا۔ سورۂ توبہ میں ارشادِ ربانی ہے۔

انما النسیءُ زیادةٌ فی الکفر یضلُ به الذین کفروا یحلونه عاماً و یحرمونه عاماً لیواطئوا عدة

ما حرم اللہُ فیحلوا ماحرم اللہ. زین لھم سوء اعمالھم. واللہ لایھدی القوم الکافرین (توبہ:۳۷)

[ترجمہ:نسئی تو کفر میں ایک مزید کافرانہ حرکت ہے جس سے یہ کافر لوگ گمراہی میں مبتلا کیے جاتے ہیں۔ کسی سال ایک مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اس کو حرام کر دیتے ہیں تا کہ اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کی تعداد بھی پوری کر دیں اور اللہ کا حرام کیا ہوا حلال بھی کر لیں۔ ان کے بُرے اعمال ان کے لیے خوشنما بنادیے گئے ہیں اور اللہ منکرین حق کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔]

سورۂ توبہ کی ۳۷ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ نے نسئی کو کفر قرار دے کر اس کی ہر دو صورتوں کو حرام اور ممنوع کر دیا۔ نسئی کی پہلی صورت صریحاً گناہ تھی کہ اللہ کے حرام کیے ہوئے کو حلال بھی کر لیا جائے اور پھر حیلہ بازی کر کے اسے قانونی شکل بھی دے دی جائے۔ رہی دوسری صورت تو بظاہر وہ بے ضرر معلوم ہوتی ہے، لیکن دراصل وہ بھی خدا کے قانون سے بدترین بغاوت تھی۔ تخلیقِ کائنات کے آغاز سے ہی اللہ تعالیٰ نے احکامات کی ادائیگی کے لیے شمسی حساب کے بجائے قمری حساب جن اہم مصالح کی بناء پر اختیار کیا ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے بندے زمانے کی تمام گردشوں میں ہر قسم کے حالات و کیفیات میں اس کے احکام کی اطاعت کے خوگر ہوں۔ مثلاً رمضان کبھی گرمی، کبھی سردی اور کبھی برسات میں آتا ہے اور اہل ایمان ان سب بدلتے ہوئے حالات میں روزہ رکھ کر فرمانبرداری کا ثبوت بھی دیتے ہیں اور بہترین اخلاقی تربیت بھی پاتے ہیں۔ اسی طرح حج بھی قمری حساب سے مختلف موسموں میں آتا ہے اور ان سب طرح کے اچھے اور برے حالات میں خدا کی رضا کے لیے سفر کر کے بندے اپنے خدا کی آزمائش میں پورے بھی اترتے ہیں اور بندگی میں پختگی بھی حاصل کرتے ہیں۔[۱۰]

سورۂ توبہ کی ۳۶ ویں آیت سے یہ وضاحت بھی ہوجاتی ہے کہ چار مہینوں کی حرمت کا فیصلہ تخلیقِ کائنات کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ان عِدّۃ الشھور عنداللہ اثنا عشر شھراً فی کتاب اللہ یوم خلق السمٰوٰت و الارض منھا اربعۃ حرم. ذالک الدین القیم. فلا تظلموا فیھن انفسکم (التوبہ:۳۶)

ترجمہ:[حقیقت یہ ہے کہ مہینوں کی تعداد جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے، اللہ کے نوشتے میں بارہ ہی ہے اور ان میں سے چار مہینے حرام ہیں۔ یہی ٹھیک ضابطہ ہے۔ لہٰذا ان چار مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔]

ان چار مہینوں کو حرمت والے مہینے قرار دینے کی حکمت یہ تھی کہ حج اور عمرہ ادا کرنے کے لیے آنے والوں کے لیے راستوں کو محفوظ و مامون بنایا جائے۔ راستے پُر امن ہوں اور مناسک حج و عمرہ کرنے والوں کو کسی قسم کا خوف و خطر نہ ہو۔ مندرجہ بالا آیت میں مقدس مہینوں کی حرمت کو پامال کرنے والوں کو ظالم ٹھہرایا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے بھی تعمیر کعبہ کے بعد یہی قاعدہ جاری کیا تھا، جسے عربِ جاہلیہ میں مسخ کر کے نسئی کا قاعدہ اختیار کر لیا گیا۔

عرب جاہلیہ میں نسئی کا با قاعدہ اعلان ذوالحجہ کے مہینے میں حج کے دوران منیٰ سے لوٹتے ہوئے کیا جاتا تھا اور یہ عموماً بنو کنانہ کا کوئی سردار کیا کرتا تھا۔ وہ حجر یعنی حطیم کعبہ میں کھڑے ہو کر اعلان کرتا کہ ''میں ایسا شخص ہوں جس پر نہ تو عیب لگایا

جاسکتا ہے اور نہ الزام اور جس کے فیصلے اور حکم کو رد نہیں کیا جاتا۔'' جولوگ محرم کے مہینے میں لوٹ مار کرنا چاہتے اس کے پاس آکر درخواست کرتے کہ محرم کو ملتوی کردے۔ چنانچہ وہ ان کے حسب خواہش تقویم کا حساب مقرر کرتا اور کہتا ''اس سال صفر کا مہینہ پہلے آئے گا۔'' اس کے حکم کی تعمیل میں عرب محرم کو مؤخر کر دیتے اور صفر کو مقدم۔ اس طرح عربوں کو محرم کے مہینے میں جنگ و جدل اور قتل و غارت گری کی اجازت مل جاتی۔[11]

نسئی کرنے والے سردارِ قبیلہ کو قَلامِس (واحد قلمس) کہتے تھے۔ سب سے پہلے نسئی کا مرتکب حذیفہ بن عبد بن فقیم بن عدی بن عامر بن ثعلبہ بن الحارث بن مالک بن کنانہ ہوا۔[12]

پھر اس کا بیٹا قلع بن حُذیفہ

پھر اس کا بیٹا عباد بن قلع

پھر اس کا بیٹا قلع بن عباد بن قلع

پھر امیہ بن قلع

پھر اس کا بیٹا عوف بن امیہ بن قلع

پھر اس کا بیٹا جنادہ بن عوف بن امیہ بن قلع [13]

یہ آخری قَلَمَّس تھا۔ یہ شخص چالیس سال تک حرمت اور تقدس والے مہینوں کو آگے پیچھے کرتا رہا۔ اسی کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی اور ۹ ھ میں نسئی کو حرام قرار دے کر اس تقویمی ہیرا پھیری کا باب ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا۔ ہجرت کے نویں سال حج ذوالقعدہ میں آیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر حج بنایا گیا۔ ۱۰ھ کا حج رسول اللہ ﷺ کی امارت میں ہوا۔[14] خطبہ حجۃ الوداع میں آپؐ نے فرمایا:

''یادرکھو زمانہ چکر کاٹ کر پھر سے اسی حقیقت پر آگیا ہے، جس حقیقت پر وہ اُس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینوں کا ہے جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین تو مسلسل ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور رجب مضر جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان ہے۔''[15]

حجۃ الوداع اس سال ہوا تھا جس سال حج اپنے وقت مقررہ پر لوٹ آیا تھا۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۲۹ سے استدلال کرتے ہوئے امام سہیلی اپنے استاد شیخ ابوبکر کی رائے بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ رب العزت نے دیگر عبادات مؤقتہ کو چھوڑ کر صرف حج کا ذکر کیا ہے۔ یہ اس بات پر تاکید ہے کہ اہل عرب حج سے متعلق چاند کا اعتبار کریں اور عجمی تقویم پر اعتبار نہ کریں۔[16]

یہ بھی روایت ہے کہ عرب دو سال ایک ہی مہینے میں حج کیا کرتے تھے، مثلاً ذی الحجہ میں دو سال حج کیا، پھر دو سال محرم میں، پھر دو سال صفر میں اسی طرح دو دو سال دیگر مہینوں میں، جب حضرت ابوبکر صدیق نے ۹ھ میں حج کرایا تو یہ ذی قعدہ کے مہینے میں تھا البتہ رسول اللہ ﷺ کی امارت میں ہونے والا ۱۰ھ کا حج جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں اپنے درست وقت پر ہوا اور اس کے بعد سے آج تک درست وقت پر ہی ادا کیا جاتا ہے۔

معدّ کے زمانے سے کی جانے والی یہ تقویمی گڑبڑ عربِ جاہلیہ کے مورخین کے لیے بھی مسئلہ بنی اور رسول اللہ ﷺ کے سیرت نگاروں کے لیے بھی بعض اوقات مہینوں اور تاریخوں کے تعین میں الجھن کا باعث بنی۔ رسول اللہ ﷺ اس حوالے سے بھی رسولِ رحمت ہیں کہ اُن کی وجہ سے اس تقویمی گڑبڑ کا خاتمہ ہوا اور زمانہ وہ چال چلنے لگا جو منشائے ربانی تھی۔

حواشی وحوالہ جات:

۱ جلالی، سیّد عبدالدائم، للغات القرآن، (دہلی: ندوۃ المصنفین) جلد ششم، ص ۵۰۔

۲ ایضاً۔

۳ اردو دائرہ معارف الاسلامیہ (مادہ نسیٔ)، (لاہور: دانشگاہ پنجاب، ۱۹۸۹ء، طبع دوم) جلد ۲۲، ص ۲۷۳۔

۴ مَعدّ بن عدنان، عربوں کے جدامجد مانے جاتے ہیں۔ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں تھے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے مکہ میں آباد بنی جُرھُم کی ایک لڑکی مُعانہ سے شادی کی تھی، جس کے بطن سے نزار پیدا ہوئے جو قبائل مُضر، ربیعہ اور ایاد کے مورثانِ اعلیٰ کے باپ تھے۔ (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، جلد ۲۱، ص ۳۴۶) مَعدّ تک رسول اللہ ﷺ کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔ محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قُصیّ بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لُؤیّ بن غالب بن فِہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خُزیمہ بن مُدرِکہ بن الیاس بن مُضر بن نزار بن مَعدّ بن عدنان۔ یہ سلسلۂ نسب سیرت نگاروں کے درمیان متفق علیہ ہے۔

۵ عمیر بن قیس کو جِذل الطّعان اُس کی دراز قامتی کی وجہ سے کہتے تھے۔ وہ میدان جنگ میں ہمیشہ ثابت قدم رہتا۔ بعض کا قول ہے کہ وہ صائب الرائے تھا اسی لیے اس لقب سے ملقب ہوا۔

۶ السُّہَیلی، ابی قاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ (م ۵۸۱ھ)، الروض الانف، (بیروت: دار الفکر، ۲۰۰۸ء) جلد ۱، ص ۶۴۔

۷ ابی الحسین، مسلم بن حجاج (م ۲۶۱ھ)، صحیح مسلم، کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات، باب: تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال، رقم الحدیث: ۴۳۸۳، (ریاض: دارالسلام، محرم ۱۴۲۱ھ/ اپریل ۲۰۰۰ء، الطبعۃ الثانیہ)، ص ۷۴۳۔ الروض الانف، جلد ۱، ص ۶۴۔ جصاص، ابوبکر احمد بن علی الرازی (م ۳۷۰ھ)، احکام القرآن، مترجم مولانا عبدالقیوم، (اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ۱۹۹۹ء) جلد پنجم، ص ۲۱۴۔

۸ رسول اللہ ﷺ نے رجب کو مضر کی طرف اس لیے منسوب کیا کہ مُضر اس وقت تک ماہِ رجب کی تعظیم وحرمت تسلیم کرتے چلے آرہے تھے۔

۹ صحیح مسلم، محولہ بالا۔

۱۰ مودودی، ابوالاعلیٰ سیّد، تفہیم القرآن، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ۲۰۰۹ء، ۹۲ویں اشاعت) جلد ۲، ص ۱۹۳۔

۱۱ بغدادی، محمد ابن حبیب، کتاب المحبّر، (حیدرآباد دکن: جامعہ عثمانیہ، ۱۹۴۲ء) ص ۱۵۷۔

۱۲ کہتے ہیں اُس کو اس کی سخاوت کی وجہ سے قَلَمّس کہا جاتا تھا۔(الروض الانف، ج۱،ص ۶۳)

۱۳ بغدادی، محمد ابن حبیب، کتاب المحبّر، (حیدرآباد دکن: جامعہ عثمانیہ،۱۹۴۲ء) ص ۱۵۷۔

۱۴ بصاص، ابوبکر احمد بن علی الرازی (م ۳۷۰ھ)، احکام القرآن ،مترجم مولانا عبدالقیوم، (اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ۱۹۹۹ء) جلد پنجم، ص ۲۱۴۔

۱۵ صحیح مسلم ، کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات، باب: تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال، رقم الحدیث: ۴۳۸۳۔

۱۶ الروض الانف، جلد ۱، ص ۶۴۔

مختار ثقفی کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوگیا ہے

پہلی صدی ہجری کی اہم سیاسی و مذہبی شخصیت مختار ثقفی پر ایک مستند اور لائق مطالعہ کتاب ''مختار ثقفی'' کا دوسرا نظرِ ثانی شدہ ایڈیشن شائع ہوگیا ہے، جس میں مصنفہ نے ''کوفہ: ابتدائی نصف صدی کے سماجی و سیاسی حالات'' کے نام سے ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے، جو اُس عہد کی تاریخ کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

تصنیف:

ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر

صفحات: ۱۶۰ قیمت: ۱۴۰/- روپے طبع ثانی دسمبر ۲۰۱۴ء

ISBN: 969-8448-37-3

صقلیہ میں اسلام

مولانا محمد عبدالحلیم شرر (ایڈیٹر 'دلگداز')

محققانہ تاریخ جس میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ عرب اور مسلمان کب اور کیونکر جزیرۂ صقلیہ یعنی سسلی میں جا کر فتح یاب ہوئے، کب تک وہاں رہے اور کس طرح ان کے عہد کا خاتمہ ہوا۔

(یکے از زیرِ طبع مطبوعاتِ قرطاس)